

حصہ دوم

دہلیز ۱

ہر پیش گوئی سے پرے

انسان کے ساتھ ایک عجیب تکبر لگا رہتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم زندگی کی پیش گوئی کر سکتے ہیں۔

ہم برسوں منصوبے بناتے ہیں۔

پانچ سالہ اہداف۔

دس سالہ حکمتِ عملی۔

بجٹ۔

تخمینے۔

کیلنڈر۔

نقشے۔

پھر حقیقت آ جاتی ہے۔

اور حقیقت نے کبھی ہمارے شیڈول نہیں پڑھے۔

ایک عرصے تک میں یہ سمجھتا رہا کہ تجربہ پیش گوئی کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

جتنا زیادہ سیکھو۔

جتنا زیادہ جانو۔

جتنا زیادہ سفر کرو۔

اتنا ہی زیادہ تمہیں سمجھ آنا چاہیے کہ آگے کیا ہوگا۔

یہ منطقی لگتا تھا۔

یہ معقول لگتا تھا۔

یہ سائنسی تک لگتا تھا۔

پھر زندگی نے اس کے الٹ کو ثابت کر کے اپنا دل بہلایا۔

سب سے اہم موڑ ہمیشہ بغیر وقت لیے آئے۔

کوئی بکنگ نہیں۔

کوئی پیشگی اطلاع نہیں۔

کوئی تنبیہ نہیں۔

وہ بس آگئے۔

کبھی موقع کی شکل میں۔

کبھی نقصان کی شکل میں۔

کبھی کسی ملاقات کی شکل میں۔

کبھی بیماری کی شکل میں۔

فرق صرف بعد میں سمجھ آتا ہے۔

جب تم ان کے اندر ہوتے ہو تو سب ایک ہی چیز لگتے ہیں۔

ایک رکاوٹ۔

ایک اچانک تبدیلی۔

ایک چکر۔

اُس وقت تک طے کیے گئے راستے کو دیکھتے ہوئے مجھے ایک عجیب ترتیب نظر آنے لگی۔

جب بھی مجھے یقین ہوتا کہ میں سب سمجھ گیا ہوں، کچھ ایسا ہو جاتا جو سوال ہی بدل دیتا۔

اور جب سوال بدل جائے تو جواب بھی بے کار ہو جاتا ہے۔

مجھے اپنی زندگی کا ایک خاص زمانہ یاد ہے۔

میرے پاس تجربہ تھا۔

ذمہ داری۔

نتائج۔

علم۔

ہر چیز ایک خاصے واضح راستے کی طرف اشارہ کرتی لگتی تھی۔

مجھے یقین تھا کہ مستقبل ایک خاص سمت میں جائے گا۔

اس لیے نہیں کہ میں مغرور تھا۔

اس لیے کہ اعداد و شمار یہی کہتے لگتے تھے۔

پھر زندگی نے وہ کیا جو وہ سب سے بہتر کرتی ہے۔

کھیل کی میز بدل دی۔

قواعد نہیں۔

میز۔

یہ وہ حصہ ہے جو تقریباً کوئی نہیں بتاتا۔

جب میز بدلتی ہے تو جمع کیا ہوا تجربہ ختم نہیں ہوتا۔

مگر وہ ناکافی ہو جاتا ہے۔

دوبارہ سیکھنا پڑتا ہے۔

دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے۔

دوبارہ سننا پڑتا ہے۔

یہ ذلت آمیز ہے۔

اور ساتھ ہی غیر معمولی۔

کیونکہ یہ یاد دلاتا ہے کہ ہم اپنے گمان سے کہیں زیادہ عرصے تک شاگرد رہتے ہیں۔

سال گزرتے گئے تو میں اس ناقابلِ پیش گوئی پن کو سراہنے لگا۔

اس لیے نہیں کہ یہ آرام دہ تھا۔

یہ کبھی نہیں ہوتا۔

بلکہ اس لیے کہ یہ ایماندار تھا۔

ناقابلِ پیش گوئی حالات لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنی اصل شکل دکھائیں۔

جب سب کچھ منصوبے کے مطابق چلے تو ہر کوئی اہل لگ سکتا ہے۔

جب منصوبہ غائب ہو جائے تو کردار سامنے آتا ہے۔

جن لوگوں کی میں سب سے زیادہ قدر کرتا ہوں وہ نہیں جنہوں نے مستقبل کی درست پیش گوئی کی۔

وہ ہیں جو ایسے مستقبل عبور کر گئے جن کی انہوں نے پیش گوئی نہیں کی تھی۔

یہ ایک الگ ہنر ہے۔

کہیں زیادہ نایاب۔

کہیں زیادہ انسانی۔

ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو انہیں انعام دیتی ہے جو پُریقین دکھائی دیں۔

جو یقین سے بولتے ہیں۔

جو نتائج کا وعدہ کرتے ہیں۔

جو پیش گوئیاں پیش کرتے ہیں۔

میں، وقت کے ساتھ، اُن لوگوں پر زیادہ بھروسہ کرنے لگا جو غیر یقینی کے ساتھ جینا جانتے ہیں۔

کیونکہ غیر یقینی نظام کی خرابی نہیں ہے۔

وہی نظام ہے۔

کائنات نے کبھی کسی کے ساتھ پیش گوئی کا معاہدہ نہیں کیا۔

پھر بھی ہم حیران ہوتے رہتے ہیں۔

ہم احتجاج کرتے رہتے ہیں۔

ہم غیر متوقع کو استثنا سمجھتے رہتے ہیں۔

شاید ہمیں اس کے الٹ کرنا چاہیے۔

اسے معمول سمجھنا چاہیے۔

جب تم آخر کار یہ بات مان لیتے ہو تو کچھ بدل جاتا ہے۔

تم مکمل قابو کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیتے ہو۔

تم ضمانتیں مانگنا چھوڑ دیتے ہو۔

تم ایسے جینا چھوڑ دیتے ہو جیسے مستقبل ذاتی ملکیت ہو۔

اور تم ایک مہم جو کی طرح جینے لگتے ہو۔

توجہ کے ساتھ۔

احترام کے ساتھ۔

تجسس کے ساتھ۔

مجھے ایک جملہ یاد ہے جو زندگی نے بغیر الفاظ کے مجھے سکھایا:

بہترین چیزیں اور بدترین چیزیں کبھی تعارفی خط نہیں بھیجتیں۔

وہ آتی ہیں۔

وہ اندر داخل ہوتی ہیں۔

وہ منظر بدل دیتی ہیں۔

پھر چلی جاتی ہیں، اپنے نتائج چھوڑ کر۔

یہ ہم پر ہے کہ ان کا کیا کریں۔

پیچھے مڑ کر دیکھوں تو سمجھ آتا ہے کہ جن تجربات کو میں بنیادی سمجھتا ہوں، اُن میں سے کئی کبھی کسی عقلی پیشگی جانچ سے نہ گزر پاتے۔

وہ بہت خطرناک تھے۔

بہت بعید۔

بہت پیچیدہ۔

میرے تصور سے بہت مختلف۔

پھر بھی وہی ہیں جنہوں نے اُس شخص کو بنایا جو میں بنا۔

اسی لیے آج میں پیش گوئی کی صلاحیت کو خوبی نہیں سمجھتا۔

میں اسے ایک سہولت سمجھتا ہوں۔

اصل خوبی کچھ اور ہے۔

کھلے رنا۔

متوجہ رنا۔

سیکھنے کے قابل رنا۔

تب بھی جب زندگی میز بدل دے۔

تب بھی جب تقدیر سوال بدل دے۔

تب بھی جب مستقبل بغیر دستک دیے کمرے میں داخل ہو جائے۔

کیونکہ ایک سچائی ہے جو میں نے براعظم، بحران، رشتے، کامیابیاں اور ناکامیاں عبور کر کے سیکھی۔

میری زندگی کی سب سے اہم چیزیں ہمیشہ ہر پیش گوئی سے باہر ہوئیں۔

اور کہانی کا بہترین حصہ ٹھیک ویسے شروع ہوا۔